آہ! مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ

حضرۃ مولانا عبدالرشید صاحب راشد ہزاروی

یزدانی شہید

خطیب لاثانی، حق و صداقت کی نشانی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہید پاکستان بھر میں ایک منفرد اور یگانہ مقام رکھتے تھے شائد ہی کوئی قابلِ ذکر مقام ایسا ہوگا جہاں آپ نے کتاب و سنت کی آواز بلند نہ کی ہو مسلک اہل حدیث کی صحیح ترجمانی اور دعوتِ اتحاد کے لیے ہر لمحہ قومی جماعتی مسلکی درد دل میں رکھتے تھے حق گوئی کے لیے بڑی سے بڑی مصیبت کو بھی برداشت کیا۔ یوم آزادی کے موقع پر کاموںکی کے جی ٹی روڈ پر کس کا خون گرا؟ کس جرم میں؟ کس لیے ۱۱ خنجر لگے؟ علامہ حبیب الرحمان یزدانی ہی تھے فردِ جرم صرف اور حق گوئی ہی دکھائی دے رہا ہے۔

وما نقموا منهم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید

یزدانی مرحوم کو موت کے منہ سے واپس رب العالمین نے کیا اور نئی زندگی عطا کی مگر یزدانی مرحوم کے خطاب میں ذرہ بھر بھی لچک نہ آئی اور نہ ہی کمی ہوئی بلکہ

ع اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے۔

کے مصداق مولانا نے اپنا مشن پہلے سے بھی زیادہ بہتر طور پر کھلے لفظوں پیش کرنا شروع کر دیا۔ ۱۸ اپریل ۱۹۸۶ء کو لاہور سے جب جلسہ عام کا آغاز ہوا اس کے بعد ملک کے بہت سے اہم شہروں میں کتنے ہی جلسہ عام ہوئے سب میں یزدانی شہید اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کے خطاب مثالی ہوا کرتے اور سامعین ہر دو کے لیے جوق در جوق کھنچے چلے آیا کرتے تھے۔

کتاب و سنت

یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کتاب و سنت کی ترجمانی بلکہ اس کی اشاعت بزبانی یزدانی کا جو مقام ملا تھا اس میں کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔ قرآن مجید کی آیات کو اپنے مخصوص انداز میں تلاوت کرتے تو سامعین بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھتے آیات کی تشریح میں احادیث سناتے

توخطاب دو آتشہ ہو جاتا اور جب اس پر مزید پنجابی اشعار سناتے تو پھر یہ سہ آتشہ دکھائی دیتا۔ ہر خطاب کو کتنے ہی شائقین کیسٹوں میں محفوظ کر کے قریہ قریہ بستی بستی اور گھر گھر جا کر سناتے اور ہر جگہ سامعین ایمان کی تازگی کے لیے فرمائشی طور پر ان کا خطاب سنتے۔

تلاشِ حق کتنے ہی متلاشیان حق یزدانی شہید کے خطاب سے راہ مستقیم پر گامزن ہوئے اور کتنے ایسے بھی ہیں جو صرف مرحوم کی کیسٹ والی تقریر سن کر ہی خالص کتاب وسنت کے پیروکار بن گئے مرحوم کی فکر ہمیشہ گم گشتہ راہ بھائیوں کے لیے زیادہ ہوا کرتی اور کوشش کرتے کہ حق بات صاف صاف لفظوں میں پیش کر دیں

رفاقتِ حق جمعیت اہل حدیث پاکستان کی اعلیٰ قیادت میں مولانا یزدانی کا نام کسی سے مخفی نہیں ہے۔ ناظم تبلیغ اور پھر نائب ناظم کے منصب پر اراکین شوریٰ نے ہمیشہ ان کو منتخب فرمایا ناظم اعلیٰ کے رفیق بنے اور رفاقت کا حق خوب ادا کیا عموماً تبلیغی جلسوں پر دونوں اکٹھے جاتے اکثر علامہ صاحب کا اختتامی خطاب ہوتا یا پھر مولانا یزدانی کا اختتامی خطاب ہو جاتا۔ ہر دو جب جلسہ میں آجاتے تو یہ جلسہ کامیاب ترین ہو جاتا۔ آخری جلسہ میں بھی پہلے خطاب یزدانی شہید کا اور اختتامی خطاب شہید ملت کا ہوا اور آئندہ منزل پر بھی اسی طرح جا پہنچے کہ یزدانی شہید پہلے رخصت ہوئے اور ان کے بعد علامہ صاحب رختِ سفر باندھ گئے براستہ مدینہ منورہ جنت کی بہاروں میں جا شریک ہوئے۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم آمین

مولانا یزدانی شہیدؒ

شرک و بدعت لرز لرز جائے
جب گرجتا تھا شیر ربانی
سر چھپاتے کفر کے کرگس
جب بھی میداں میں آتا یزدانی

مولانا قدوسی شہیدؒ

اک مفکر جناب قدوسی
علم پنہاں تھا جسکے سینے میں
وہ کہ تھا ایک گوہر نایاب
اہل توحید کے خزینے میں

جناب محمد طاہر محمدی